احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

ہفتہ 22 مارچ 2003ء

ہفتہ 22 مارچ 2003ء 18 محرم 1424 ہجری-22 امان 1382 ہش جلد 53-88 نمبر 63

کیا یہی حق ہمسائیگی ہے

رسول اللہ ﷺ کے مکی دور میں ابولہب اور عقبہ بن ابی معیط آپ کے پڑوسی تھے اور دونوں طرف آباد تھے۔ یہ لوگ بیرونی مخالفت کے علاوہ گھر میں بھی ایذا پہنچاتے تھے اور غلاظت کے ڈھیر حضورؐ کے دروازے پر ڈال دیتے۔ حضورؐ باہر نکلتے تو خود اس غلاظت کو ہٹاتے اور صرف اتنا فرماتے۔

اے عبدمناف کے فرزندو۔ یہ تم کیا کر رہے ہو۔ کیا یہی حق ہمسائیگی ہے۔

(طبقات ابن سعد جلد نمبر 1 ص 201 بیروت 1960ء دار بیروت للطباعہ)

اخلاق عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب تحریر فرماتے ہیں۔

قادیان میں ایک صاحب لالہ بڈھا مل ہوتے تھے۔ یہ صاحب کٹر قسم کے مخالف تھے اور حضرت مسیح موعود کی مخالفت میں ہمیشہ پیش پیش رہتے تھے۔ جب حضرت مسیح موعود نے قادیان کی بڑی (بیت الصلوٰۃ) میں ایک مینار کی بنیاد رکھی تو قادیان کے ہندوؤں نے ڈپٹی کمشنر کے پاس شکایت کی کہ اس مینار کی تعمیر روک دی جائے۔ کیونکہ اس سے ہماری عورتوں کی بے پردگی ہوگی۔ یہ ایک فضول عذر تھا۔ کیونکہ اول تو مینار کی چوٹی سے کسی کو پہچاننا بہت مشکل ہوتا ہے اور پھر اگر بالفرض کوئی بے پردگی تھی بھی تو وہ سب کے لئے تھی جس میں احمدی جماعت بھی شامل تھی بلکہ جماعت احمدیہ پر اس کا زیادہ اثر پڑتا تھا کیونکہ یہ مینار احمدیہ محلہ میں تھا مگر ڈپٹی کمشنر نے حکومت کے عام طریق کے مطابق ہندوؤں کی یہ شکایت مجسٹریٹ صاحب علاقہ کے پاس رپورٹ کے لئے بھجوا دی۔ یہ ڈپٹی صاحب قادیان آئے تو حضرت مسیح موعود سے ملے اور مینار کی تعمیر کے متعلق حالات دریافت کئے۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ ہم نے یہ مینار کوئی سیر و تفریح یا تماشے کے لئے نہیں بنایا بلکہ محض ایک دینی غرض کے لئے بنایا ہے تا ایک بلند جگہ سے ندا کی آواز لوگوں کے کانوں تک پہنچائی جائے اور روشنی کا انتظام بھی کیا جائے۔ ورنہ ہمیں اس پر روپیہ خرچ کرنے کی ضرورت نہیں تھی۔ ڈپٹی صاحب نے کہا یہ ہندو صاحبان بیٹھے ہیں ان کو اس پر اعتراض ہے کہ ہمارے گھروں کی بے پردگی ہوگی۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا۔ یہ اعتراض درست نہیں بلکہ ان لوگوں نے محض ہماری مخالفت میں یہ درخواست دی ہے ورنہ بے پردگی کا کوئی سوال نہیں۔ اور اگر بالفرض کوئی بے پردگی ہے بھی تو وہ ہماری بھی ہے۔ پھر آپ نے لالہ بڈھا مل کی طرف اشارہ کیا جو بعض دوسرے ہندوؤں کے ساتھ مل کر ان ڈپٹی صاحب کے ساتھ حضرت مسیح موعود کے پاس آئے تھے اور فرمایا کہ یہ لالہ بڈھا مل بیٹھے ہیں آپ ان سے پوچھیں کہ کیا کبھی ایسا ہوا ہے کہ میرے لئے ان کو فائدہ پہنچانے کا کوئی موقع پیدا ہوا ہو اور میں نے ان کی امداد میں دریغ کیا ہو۔ اور پھر ان سے یہ بھی پوچھیں کہ کیا کبھی ایسا ہوا ہے کہ مجھے نقصان پہنچانے کا انہیں کوئی موقع ملا ہو اور یہ نقصان پہنچانے سے رکے ہوں؟ حافظ روشن علی صاحب جو سلسلہ احمدیہ کے ایک جید عالم تھے بیان کیا کرتے تھے کہ اس وقت لالہ بڈھا مل پاس بیٹھے تھے مگر شرم اور ندامت کی وجہ سے انہیں جرأت نہیں ہوئی کہ حضرت مسیح موعود کی بات کا جواب دینا تو درکنار حضور کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی دیکھ سکیں۔ حقیقتاً یہ مخالفوں اور ہمسایوں پر شفقت کی ایک شاندار مثال ہے۔ (سیرۃ طیبہ ص 57)

خصوصی درخواست دعا

احباب جماعت سے جملہ اسیران راہ مولا کی جلد اور باعزت رہائی نیز مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کے لئے درمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ان بھائیوں کو اپنی حفظ و امان میں رکھے ہر شر سے بچائے۔

یتیموں کیلئے رحمت

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک دفعہ میں نے یہ شعر حضرت ابوبکر صدیقؓ کے سامنے پڑھا۔

وابیض یستسقی الغمام بوجهه
ربیع الیتامٰی عصمة للارامل

یعنی وہ سفید نورانی چہرے والا شخص جس کے منہ کا واسطہ دے کر بادل سے بارش طلب کی جاتی ہے۔ یتیموں کیلئے موسم بہار اور بیواؤں کی عزت کا محافظ ہے۔" اس پر حضرت ابوبکر صدیقؓ بے اختیار پکار اٹھے بخدا وہ تو محمد رسول اللہ ﷺ ہیں۔ بخدا وہ تو محمد رسول اللہ ﷺ ہیں۔ (مسند احمد بن حنبل جلد 1 ص 7 مطبوعہ بیروت)

کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ یتیموں کے چہروں پر بہار لانے میں کوشاں ہے۔ آپ بھی اس کار خیر میں حصہ لے کر اسوہ حسنہ پر عمل کر سکتے ہیں۔ بہار کے ان رنگوں میں کیا آپ کا بھی کوئی حصہ ہے اگر نہیں تو غور کریں۔ اسوہ حسنہ پر عمل کرنے کی کوشش کرنا فرض ہے۔

(سیکرٹری کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ دار الضیافت ربوہ)

ماہر امراض قلب کی آمد

مکرم ڈاکٹر مسعود الحسن نوری صاحب ماہر امراض قلب مورخہ 5۔اپریل 2003ء بروز ہفتہ اور اتوار بوقت 8:00 بجے صبح تا 2:00 دوپہر مریضوں کا معائنہ کریں گے۔ ضرورت مند احباب میڈیکل آؤٹ ڈور سے ریفر کروا کر ضروری ٹیسٹ ECG وغیرہ کروالیں۔ اور پرچی روم سے اپنی پرچی بنوالیں۔ بغیر ریفر کروائے ڈاکٹر صاحب کو دکھانا ممکن نہ ہوگا۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

تاریخ احمدیت منزل بہ منزل

مرتبہ ابن رشید

دین اور انسانیت کی خدمت کا سفر

1977ء ①

7,6 جنوری جماعت غانا کا 51 واں جلسہ سالانہ۔ 20 ہزار افراد کی شرکت۔

7 جنوری حضرت ملک غلام فرید صاحب ایم۔اے رفیق حضرت مسیح موعود کی وفات۔

8 جنوری جماعت احمدیہ ہمبرگ جرمنی کا دوسرا جلسہ سالانہ

16 جنوری حضرت محمد عبداللہ صاحب جلد ساز رفیق حضرت مسیح موعود کی وفات۔

18 جنوری حضرت مولانا عبدالرحمان صاحب جٹ امیر جماعت قادیان رفیق حضرت مسیح موعود کا انتقال۔ آپ کے بعد حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ اور امیر مقامی قادیان مقرر ہوئے۔

26تا29 جنوری خدام الاحمدیہ کے تحت آل ربوہ ٹیبل ٹینس ٹورنامنٹ۔

جنوری ہڈرزفیلڈ برطانیہ میں احمدیہ بیت الذکر کا افتتاح

17,16 فروری کیرنگ بھارت میں سالانہ صوبائی کانفرنس۔

3 مارچ سید منصور احمد صاحب بشیر کے ذریعہ کینیڈا میں احمدیہ مشن کا اجراء۔

6 مارچ امیشہ نائیجیریا میں احمدیہ سیکنڈری سکول کی عمارت کا افتتاح

14تا17 مارچ جامعہ احمدیہ میں سیمینار بعنوان ''براعظم یورپ''

26 مارچ جاپان میں قرآن کریم اور احمدیہ لٹریچر کی نمائش

27 مارچ بیت الفضل لندن میں ہستی باری تعالیٰ کے موضوع پر مجلس مذاکرہ 500 احباب کی شرکت۔

30 مارچ تا 15 اپریل مدراس میں منعقدہ عالمی مذہبی فلسفی کانفرنس میں جماعت کی وسیع پیمانہ پر دعوت الی اللہ

31 مارچ محترم پروفیسر اختر احمد اورینوی پٹنہ بھارت کی وفات۔

یکم تا 3 اپریل جماعت کی 58ویں مجلس مشاورت۔

4 اپریل تنزانیہ کے صوبہ نیوالا میں احمدیہ مشن کا قیام

8تا12 اپریل نائیجیریا میں جماعت کے زیر اہتمام قرآن کی 4 روزہ نمائش

10,9 اپریل خدام الاحمدیہ نائیجیریا کا 5واں سالانہ اجتماع۔ 25 مجالس کے 500 سے زائد نمائندگان کی شرکت۔

25 اپریل حضرت مولوی محب الرحمان صاحب کپورتھلوی رفیق حضرت مسیح موعود کی وفات بعمر 88 سال۔

29 اپریل ملکہ انگلستان کی سلور جوبلی کے موقع پر احمدیہ مشن کی طرف سے قرآن کریم انگریزی ترجمہ کا تحفہ دیا گیا۔

30 اپریل و یکم مئی کیرالہ بھارت میں سالانہ صوبائی کانفرنس۔

8 مئی اٹارسی بھارت میں صوبائی کانفرنس۔

17 مئی الحاج سرالیف ایم سنگھاٹے کی گیمبیا میں وفات۔ وہیں تدفین ہوئی۔

22,21 مئی جماعت احمدیہ گیمبیا کا تیسرا جلسہ سالانہ۔

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل و جواہر (نمبر 247)

شعر و سخن کا انقلابی اثر افکار و خیالات پر

حضرت احمد اللہ صاحب ناگپوری (متوفی 15 اکتوبر 1926ء) ایک بلند پایہ بزرگ تھے۔ ایک بار حضرت مسیح موعود نے ایک مجلس میں جہاں آپ کے علاوہ اور بھی حضرات موجود تھے ارشاد فرمایا کہ :-

''اشعار میں اپنے مضامین کو بیان کرنے کی ہمیں ضرورت اس لئے پیش آئی۔ کہ بعض طبائع اس قسم کی ہوتی ہیں۔ کہ ان کو نثر عبارت میں ہزار پیرایہ لطیف میں کوئی صداقت بتائی جائے وہ نہیں سمجھتے۔ لیکن اسی مفہوم کو اگر ایک برجستہ شعر میں منظوم کر کے سنایا جاوے۔ تو شعر کی لطافت ان پر بہت کچھ اثر کر جاتی ہے شعر کو سن کر پھڑک اٹھتے ہیں۔ اور حق کو شعر کے ذریعہ فوراً قبول کر لیتے ہیں۔

اس کی مثال طبیب کے اس معالجۂ جسمانی کی طرح ہے۔ کہ جب طبیب دیکھتا ہے۔ کہ مریض کو منہ کی راہ سے اب دوا مفید نہیں ہوگی۔ تو پھر بیمار کے لئے حقنہ تجویز کرتا ہے۔ اور اس ذریعہ سے بیمار کی قبض دور ہو جاتی ہے۔ اور وہ صحت یاب ہو جاتا ہے۔ سو یہی حال ہمارے شعر و سخن کا ہے۔

اور تجربہ سے دیکھا گیا ہے۔ کہ بعض طبائع کے لئے مضامین شعریہ بہ نسبت مضامین نثر کے زیادہ مؤثر ثابت ہوتے ہیں۔ اسی لئے قرآن شریف مقفّی اور مسجع عبارت میں نازل ہوا ہے۔ اگر یہ بات نہ ہوتی تو ہمیں اشعار کہنے کی کوئی ضرورت نہ تھی۔ اکثر لوگوں کو بہت کچھ دلائل دے کر سمجھایا گیا۔ مگر کارگر نہ ہوئے۔ لیکن جب انہوں نے (-) اشعار پڑھے۔

تو یہ اشعار انہی منکرین پر بہت اثر کر گئے۔ اور فوراً انہوں نے حق کو قبول کر لیا۔

(الحکم قادیان 28 اگست 7 ستمبر 1938ء ص 2)

تربیت اولاد کا نورانی نظام عمل

حضرت مولانا حکیم نورالدین بھیروی خلیفۃ المسیح الاول کا رقم فرمودہ ایک بیش قیمت نوٹ جو اخبار بدر 27 اپریل 1905ء کی زینت بنا:-

''(1) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ اکرموا اولادکم یعنی اپنی اولاد کی تکریم کرو۔ اس لئے اس حدیث پر عمل کرنا ضروری ہے۔

(2) صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کی سیرۃ میں دیکھتا ہوں۔ کہ انہوں نے بچوں کو زدوکوب سے پرورش نہیں کیا۔

(3) پھر میں یہاں تک بھی پاتا ہوں۔ کہ عہد رسالت میں بچوں کو ہرگز نہیں مارا جاتا تھا۔

(4) جبکہ شریعت اور خدا تعالیٰ نے ان کو ابھی مکلف نہیں کیا تو ہم کون ہیں۔ جو مکلف کر سکیں۔

(5) عبدالحیٔ اللہ تعالیٰ کی ایک (نشانی) ہے۔ حضرت اقدس کی ایک پیشگوئی کے موافق پیدا ہے۔ (اللہ کے نشان) کی بے حرمتی اچھی نہیں۔

(6) خود حضرت اقدس کو میں دیکھتا ہوں کہ وہ بچوں کو زجر و توبیخ نہیں کرتے۔ میں نے خود سنا ہے کہ جب کبھی (اماں جان) نے کسی بچہ کی کوئی شکایت کی ہے۔ تو فرمایا ہے۔ کہ میں دیکھتا ہوں۔ کہ اس کی فطرت اس سے کیا کراتی ہے۔ میں دعا کروں گا۔

(7) اولاد کے لئے دعائیں کرنی چاہئیں۔ کہ وہ نیک ہو تا کہ ہمارے لئے دعائیں کرنے والی ہوں۔ لیکن اگر شروع ہی سے ہم ان کے دل میں اپنے لئے بغض پیدا کر لیں گے۔ تو وہ دعائیں کرنے والی ہوں گی یا بددعا کرنے والی۔

(8) میری اور میرے بھائی بہنوں کی تربیت کبھی اس رنگ سے نہیں ہوئی میرے والدین ہم سب پر اور مجھ پر بہت ہی بڑی عنایت اور شفقت کیا کرتے تھے۔ ہماری تعلیم کے لئے وہ کبھی بڑے سے بڑے خرچ کے لئے بھی آزردہ خاطر نہ ہوتے تھے۔ بلکہ بڑی خوشی سے ادا کرتے تھے۔ میں نے اپنے کبھی والد یا والدہ ماجدہ سے کوئی گالی بچوں کو نہیں سنی۔ بلکہ والدہ صاحبہ جن سے ہزاروں لڑکیوں اور لڑکوں نے قرآن شریف پڑھا ہے۔ وہ اگر کسی کو گالی دیتی تھیں۔ تو وہ یہ گالی دیتی تھیں۔ محروم نہ جاویں۔

(9) جب ہم خود (باوجودیکہ اس قدر عمر ہوگئی ہے۔ اور بہت کچھ پڑھا اور پڑھایا ہے) بھی غلطی کر بیٹھتے ہیں۔ تو جن کو کچھ بھی واقفیت اور علم نہیں۔ اگر غلطی کر بیٹھیں۔ تو اس پر اس قدر غصہ اور غضب کیوں ہو۔

(10) غلطیوں اور فروگزاشتوں پر دعا کرنی چاہئے۔ حضرت اقدس ایک دفعہ گھر میں فرما رہے تھے۔ کہ لوگ جو کسی پر ناراض ہوتے ہیں۔ مجھے حیرت ہے۔ کیوں ناراض ہوتے ہیں کیا انہوں نے اس کے واسطے چالیس دن رو کر دعا بھی کی ہے اگر چالیس دن رو کر دعا کرے۔ اور پھر بھی اس کی اصلاح نہ ہو۔ تو البتہ اسے ناراض ہونے کا موقعہ ہے''

حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے یکم جنوری 1909ء کے خطبہ جمعہ میں حضرت اقدس کا یہی واقعہ درج ذیل الفاظ میں بیان فرمایا:-

''حضرت صاحب کے زمانہ میں آپ کے سامنے کسی نے کہا کہ فلاں آدمی میں یہ یہ عیب ہے فرمایا کیا تو نے اس کے لئے چالیس روز رو رو کر دعا کر لی ہے جو مجھ سے شکایت کرتا ہے''

(خطبات نور صفحہ 373- جدید ایڈیشن ناشر نظارت اشاعت ربوہ)

پبلشر آغا سیف اللہ پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

انعام اللہ قمر صاحب

قسط اول

آپ دعوۃ الی اللہ کے لئے انگریزی سیکھنے کے خواہاں تھے

حضرت مسیح موعود اور انگریزی زبان

حضرت مسیح موعود کو انگریزی زبان میں متعدد الہامات ہوئے

حضرت مسیح موعود ایک ایسے دور میں آئے جب انگریز برصغیر پاک و ہند کے ایک بڑے حصے پر قابض ہو چکے تھے- انگریز اپنے ساتھ اپنی زبان بھی لائے اور یہ زبان بہت جلد عروج حاصل کر گئی- انگریزوں نے دنیاوی علوم میں بہت ترقی حاصل کر لی تھی- وہ دنیا کے بڑے حصے پر حکمران تھے- اور درحقیقت 1900ء میں دنیا کا مرکز انگلینڈ تھا- سلطنت برطانیہ اپنے عروج پر تھی اور یہ مشہور تھا کہ سلطنت برطانیہ پر سورج کبھی غروب نہیں ہوتا-

چھبیس حروف تہجی پر مشتمل انگریزی زبان جب برصغیر پاک و ہند میں وارد ہوئی تو اس خطے میں عجیب و غریب ردعمل پیدا ہوا- ایک طرف ایک ایسا طبقہ ابھرا جس نے انگریزی تعلیم حاصل کر کے جنٹلمین بننے کے چکر میں نہ صرف انگریزی تعلیم حاصل کی بلکہ انگریزی زبان کے مادی فلسفے کو دل و جان سے قبول کر لیا- دوسری طرف ایک ایسا طبقہ بھی اسی خطے میں موجود تھا جو انگریزی تعلیم تو کیا انگریزی زبان سیکھنے کو بھی کفر قرار دیتا تھا-

حضرت مسیح موعود کی سیرت کے مطالعہ سے بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح موعود اردو عربی اور فارسی پر عبور رکھتے تھے اور انگریزی زبان سے آپ کو کوئی ذاتی دلچسپی نہ تھی مگر انگریزی جیسی انتہائی اہمیت کی حامل زبان سے آپ کا لاتعلق رہنا' آپ کے منصب کے شایان شان نہ تھا- آپ نے ساری دنیا کو شرک اور کفر سے بچا کر دین کے قلعہ میں پناہ دینی تھی- انگریز اور انگریزی زبان جو کہ اس وقت چہار سو پھیلی ہوئی تھی' آپ اس زبان سے لاتعلق نہیں رہ سکتے تھے- حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ

''ہمارے اختیار میں ہو تو ہم فقیروں کی طرح گھر بہ گھر پھر کر خدا تعالیٰ کے سچے دین کی اشاعت کریں اور اس ہلاک کرنے والے شرک اور کفر سے جو دنیا میں پھیلا ہوا ہے لوگوں کو بچا لیں- اگر خدا تعالیٰ ہمیں انگریزی زبان سکھا دے تو ہم خود پھر کر اور دورہ کر کے (دعوت الی اللہ) کریں اور اسی (دعوت الی اللہ) میں زندگی ختم کر دیں خواہ مارے ہی جاویں-''

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 219)

'' اگر خدا تعالیٰ ہمیں انگریزی زبان سکھا دے.........'' اس فقرے سے ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت مسیح موعود کے دل میں دعوت الی اللہ کے لئے انگریزی زبان سیکھنے کی خواہش موجود تھی لیکن اس زمانے میں آپ کی انگریزی دانی کی حالت یہ تھی کہ لگ بھگ چالیس سال کی عمر میں بھی آپ انگریزی سمجھ نہ سکتے تھے- رلیارام کیس (1877/1878) میں حضرت مسیح موعود نے بیان کیا کہ یہ میرا ہی خط اور میرا ہی پیکٹ ہے- اور یہ کام گورنمنٹ کو نقصان پہنچانے کے لئے نہیں کیا تو خدا تعالیٰ نے انگریزی جج کے دل کو پھیر دیا حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ

''.........اور میرے مقابل پر افسر ڈاکخانہ جات نے بہت شور مچایا اور لمبی لمبی تقریریں انگریزی میں کیں جن کو میں نہیں سمجھتا تھا مگر اس قدر میں سمجھتا تھا کہ ہر ایک تقریر کے بعد زبان انگریزی میں وہ حاکم نو نو (No,No) کر کے اس کی سب باتوں کو رد کر دیتا تھا-'' (حیات احمد از مولانا یعقوب علی عرفانی صفحہ 132)

آپ کے قیام سیالکوٹ کا ذکر کرتے ہوئے سیرۃ المہدی میں میر حسن صاحب کے حوالہ سے تحریر ہے-

''اس زمانے میں مولوی الٰہی بخش صاحب کی سعی سے جو چیف محرر مدارس تھے (اب اس عہدہ کا نام ڈسٹرکٹ انسپکٹر مدارس ہے) کچہری کے ملازم منشیوں کے لئے ایک مدرسہ قائم ہوا کہ رات کو کچہری کے ملازم منشی انگریزی پڑھا کریں- ڈاکٹر امیر شاہ صاحب جو اس وقت اسسٹنٹ سرجن پنشنر ہیں استاد مقرر ہوئے مرزا صاحب نے بھی انگریزی شروع کی اور ایک دو کتابیں انگریزی کی پڑھیں''

(حیات طیبہ از حضرت شیخ عبدالقادر صاحب صفحہ نمبر 22)

میر حسن صاحب کے اس بیان کی تشریح کرتے ہوئے مصنف سیرۃ المہدی حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب تحریر کرتے ہیں کہ

'' خاکسار عرض کرتا ہے کہ اول میر حسن صاحب موصوف نے جو یہ لکھا ہے کہ حضرت صاحب نے سیالکوٹ میں ایک دو کتابیں انگریزی کی پڑھی تھیں اس سے یہ نہ سمجھنا چاہئے کہ آپ انگریزی خواں تھے- ایک یا دو کتابیں پڑھنے کا صرف یہ مطلب ہو سکتا ہے کہ آپ کو حروف شناسی ہو گئی تھی کیونکہ پہلے زمانے میں جو انگریزی کی پہلی کتاب ہوتی تھی' اس میں صرف انگریزی کی حروف تہجی کی شناخت کروائی جاتی تھی اور دوسری کتاب میں حروف جوڑ کر بعض چھوٹے چھوٹے آسان الفاظ کی شناخت کروائی جاتی تھی-''

(سیرۃ المہدی جلد نمبر 1 صفحہ 158)

پھر آگے لکھتے ہیں کہ:-

''خاکسار کو یاد ہے کہ جب میں غالباً ساتویں جماعت میں تھا تو ایک دفعہ میں گھر میں حضرت مسیح موعود کے پاس کھڑا تھا اور میرے پاس ایک انگریزی طرز کا قلمدان تھا جس میں تین قسم کی سیاہی رکھی جا سکتی ہے- اس میں Red,Copying, Blue کے الفاظ لکھے ہوتے ہیں حضرت مسیح موعود نے میرے ہاتھ میں یہ قلمدان دیکھا تو اسے اپنے ہاتھ میں لے کر یہ الفاظ پڑھنے چاہے مگر مجھے یاد ہے کہ پہلا اور تیسرا تو آپ نے غور کے بعد پڑھ لیا مگر درمیان کے لفظ کے متعلق پڑھنے کی کوشش کی مگر نہیں پڑھ سکے- چنانچہ پھر آپ نے مجھ سے وہ لفظ پوچھا اور اس کے معنے بھی دریافت فرمائے غرض معلوم ہوتا ہے کہ چھوٹے' مفرد اور آسان الفاظ آپ غور کرنے سے پڑھ سکتے تھے جس کے یہ معنی ہیں کہ آپ کو انگریزی حروف شناسی ہو گئی تھی اس سے زیادہ نہیں-'' (سیرۃ المہدی جلد نمبر 1 صفحہ 158)

آپ عیسائی ممالک میں رہنے والے انگریزوں کو ان کی اپنی زبان میں دین حق کا پیغام پہنچانے کی دلی تڑپ رکھتے تھے- اس مقصد کے حصول کے دوران جب انگریزی زبان آڑے آئی تو آپ نے کسل مندی کا ثبوت نہیں دیا بلکہ اپنے قویٰ سے کام لیتے ہوئے انگریزی زبان کی تحصیل شروع کی- حضرت مفتی محمد صادق صاحب اپنی کتاب ذکر حبیب میں تحریر فرماتے ہیں کہ:

''ایک دفعہ حضرت مسیح موعود کو یہ خیال ہوا کہ آپ انگریزی زبان کو سیکھیں انگریزی حروف کو آپ پہچانتے تھے مزید تعلیم کے واسطے آپ نے یہ تجویز کی کہ انجیل متی کی عبارت انگریزی کو اردو حروف میں لکھا جائے اور ہر ایک لفظ کے نیچے اس کے معنی دیئے جائیں''-

(ذکر حبیب صفحہ 43)

''یہ بات قابل ذکر ہے کہ آپ نے انگریزی زبان کی تحصیل کے لئے ایک طریقہ وضع کیا یعنی انگریزی انجیل کے حروف کو اردو میں لکھ کر نیچے اس کے معنی لکھ دیئے جائیں- اس طریقہ کار کو عمل میں لانے کے لئے آپ نے انجیل متی کے دو چار باب خواجہ جمال الدین صاحب مرزا ایوب بیگ صاحب حافظ محمد اسحاق صاحب انجینئر اور مفتی محمد صادق صاحب کو دیئے- مندرجہ بالا ہر شخص نے اپنی اپنی استعداد کے مطابق یہ کام سرانجام دیا- حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے تو لاہور جا کر ایک موٹے حروف والی انگریزی کی انجیل خریدی اور اس کے الفاظ کو کاٹ کر ایک کاپی پر چسپاں کیا اور پھر ان کے نیچے خوشخط حروف میں ان کا تلفظ اور معنی لکھے- دو باب اس طریقے سے لکھ کر مکمل کئے اور واپس قادیان حضرت مسیح موعود کی خدمت میں پیش کر دیئے- حضرت مسیح موعود نے بہت ہی پسند کیا اور فرمایا:

''بس اب اور کوئی شخص نہ لکھے- اسی طرح پر ساری انجیل مفتی صاحب لکھ کر مجھے دیں-'' (ذکر حبیب صفحہ 44)

حضرت مسیح موعود اس انجیل کو رات کے وقت فرصت پا کر دیکھا کرتے تھے-

حضرت مفتی محمد صادق صاحب کے نام ایک خط

حضرت مفتی محمد صادق صاحب 1898ء سے 1900ء تک پہلے تقریباً چھ ماہ مدرسہ انجمن حمایت اسلام شیرانوالہ گیٹ میں مدرس رہے- ان ایام میں حضرت مسیح موعود نے حضرت مفتی محمد صادق صاحب کو چند خطوط لکھے تھے جن میں سے ایک یہ ہے-

آج مجھے بیٹھے بیٹھے یہ خیال ہوا ہے کہ کسی قدر عبرانی کو بھی سیکھ لوں- اگر خدا تعالیٰ چاہے- تو زبان کا سیکھنا بہت سہل ہو جاتا ہے- آپ نے مجھے انگریزی میں تو بہت مدد دی ہے- اور میں امید رکھتا ہوں- کہ وقت ملنے پر میں جلد تر بہت کچھ انگریزی میں دخل پیدا کر سکتا ہوں- اب اس میں بالفعل آپ سے یہ مدد چاہتا ہوں- کہ آپ عبرانی کے جدا جدا حروف سے مجھے ایک نمونہ کاملہ بھیج کر اطلاع دیں- اور اس کے ساتھ ایک حصہ ترکیب کا بھی ہو- اس نمونہ پر صورت حرف در فارسی صورت حرف در عبرانی- ایسا کریں جس سے مجھے تین حرف کے جوڑنے میں قدرت ہو جائے-

ایک اور ضرورت ہے- کہ مجھے انگریزی کے شکستہ حروف کی شناخت کرنے میں وقت ہوتی ہے- میں چاہتا ہوں کہ اگر ایسی کوئی چھپی ہوئی کاپی مل سکے تو بہتر ہے- یعنی ایسی کاپی جس میں انگریزی مفرد حروف شکستہ میں لکھے ہوئے ہوں- جو کتابی حروف کے مقابل پر لکھے گئے ہوں- (ذکر حبیب صفحہ 339)

حضرت مسیح موعود کے انگریزی کے بارے جو خیالات تھے عبرانی کے بارے ہرگز نہ تھے- حضرت مسیح موعود نے کوشش کی تھی کہ انگریزی زبان کی تعلیم حاصل کر کے غیر ممالک میں دعوت الی اللہ کر سکیں- آغاز شباب میں بھی یہ کوشش کی مگر پھر ارادہ ترک کر دیا اور پھر اپنی عمر کے آخری حصہ میں ایک دفعہ پھر کوشش کی کہ انگریزی زبان کی تعلیم حاصل کریں- آپ کی عمر کے آخری حصہ میں جب کہ لاکھوں لوگ احمدیت قبول کر چکے تھے مگر حضرت مسیح موعود کو یہ فکر تھی کہ اہل امریکہ اور یورپ کی توجہ نہیں ان کے لئے کتاب انگریزی میں تیار کر کے ان کو پیش کی جاوے: چنانچہ آپ نے فرمایا کہ:-

''اگر اہل امریکہ و یورپ ہمارے سلسلہ کی طرف

توجہ نہیں کرتے تو وہ معذور ہیں اور جب تک ہماری طرف سے ان کے آگے اپنی صداقت کے دلائل نہ پیش کئے جائیں وہ انکار کا حق رکھتے ہیں- ہماری صداقت کے دلائل و حقیقت (دین) پر ایک مستقل کتاب انگریزی میں چھاپ کران کو پیش کی جاوے''

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 150)

انگریزوں کو دعوت الی اللہ

حضرت مسیح موعود نے صرف یہ کہہ کرا کتفانہ کی بلکہ حضرت مولوی محمد علی صاحب کو جو کہ اس وقت کے ایک نمایاں انگریزی دان تھے بلا کر فرمایا کہ

''ہم چاہتے ہیں کہ یورپ امریکہ کے لوگوں پہ (دعوت الی اللہ) کا حق ادا کرنے کے واسطے ایک کتاب انگریزی زبان میں لکھی جاوے اور یہ آپ کا کام ہے آج کل ان ملکوں میں (دین) نہیں پھیلتا اور اگر کوئی (مومن) ہوتا بھی ہے تو وہ بہت کمزوری کی حالت میں رہتا ہے- اس کا سبب یہی ہے کہ وہ لوگ (دین) کی اصل حقیقت سے واقف نہیں ہیں اور نہ ان کے سامنے اصل حقیقت کو پیش کیا گیا ہے- ان لوگوں کا حق ہے کہ ان کو حقیقی (دین) دکھایا جاوے جو خدا تعالیٰ نے ہم پر ظاہر کیا ہے وہ امتیازی باتیں جو خدا تعالیٰ نے اس سلسلہ میں رکھیں ہیں وہ ان پر ظاہر کرنی چاہئیں اور خدا تعالیٰ کے مکالمات مخاطبات کا سلسلہ ان کے سامنے پیش کرنا چاہئے اور ان سب باتوں کو جمع کیا جاوے جن کے ساتھ (دین) کی عزت اس زمانے میں وابستہ ہے- ان تمام دلائل کو ایک جگہ جمع کیا جاوے جو (دین) کی صداقت کے واسطے خدا تعالیٰ نے ہم کو سمجھائے ہیں اس طرح ایک جامع کتاب تیار ہو جاوے تو امید ہے کہ اس سے ان لوگوں کو بہت فائدہ حاصل ہو-''

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ نمبر 151)

پھر حضرت مسیح موعود نے اپنی بعض پیشگوئیوں کے اشتہارات کو انگریزی میں ترجمہ کروا کر چھپوایا- حضرت مفتی محمد صادق صاحب . ایک دفعہ تین سال کے اندر طلب نشان والی پیشگوئی کی طباعت ہونے کے بعد اسے لے کر لاہور سے قادیان دارالامان کی طرف روانہ ہوئے- رات کو قادیان پہنچنے کے بعد اگلی صبح فجر کی نماز پر حضرت صاحب کو اشتہار کے بارے مطلع کیا حضرت مسیح موعود نے نماز فجر کے بعد وہ انگریزی اشتہار شروع سے لے کر آخر تک سنا حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے انگریزی کا ہر ایک فقرہ پڑھ کر اس کا ترجمہ کر کے حضور کو سنایا- پھر حضور اندر چلے گئے- 9 بجے کے قریب جب آپ باہر آئے تو آپ نے حضرت مفتی صاحب سے ملتے ہی فرمایا کہ آپ نے اس کام میں خوب ہمت کی مفتی صاحب نے عاجزی سے اظہار کیا کہ یہ ہمت و ثواب تو مولوی محمد علی صاحب کی ہی ہے- پھر حضرت مسیح موعود نے آپ سے فرمایا کہ

''اس میں اللہ تعالیٰ کی حکمت ہے کہ ہم نے انگریزی نہیں پڑھی کہ آپ لوگوں کو ثواب میں شامل کرنا چاہتا ہے انگریزی اگر ہم پڑھے ہوئے ہوتے تو اردو کی طرح اس کے بھی دو چار صفحے ہم لکھ دیا کرتے مگر خدا نے چاہا کہ جیسے آپ ہیں اور مولوی محمد علی صاحب ہیں آپ جیسے لوگوں کو بھی یہ ثواب دیا جائے-''

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 480)

مندرجہ بالا اقتباس کی روشنی میں یہ بات بالکل ظاہر و باہر ہے کہ حضرت مسیح موعود کا منشاء یہ تھا کہ جماعت کے انگریزی خواں دوست انگریزی زبان کی اعلیٰ تعلیم حاصل کر کے ممالک میں دعوت الی اللہ کر کے یورپی ممالک کے لوگوں کو راہ راست پر لے کر آئیں اور اس کے نتیجے میں وہ ثواب کے حقدار ٹھہریں گے- محض انگریزی پڑھ لینے سے کوئی ثواب نہیں ہوتا-

حضور نے 15 جنوری 1901ء کو ایک ''ضروری تجویز'' کے عنوان سے اشتہار شائع فرمایا جس میں اپنی اس دلی تڑپ اور درد دل کا اظہار فرمایا اور تجویز کی کہ مذکورہ بالا مقاصد کے اظہار کے لئے انگریزی زبان میں ایک رسالہ جاری کیا جائے''

اس رسالے کا نام ''ریویو آف ریلیجز'' رکھا گیا جو آج تک جاری ہے- دین حق کو یورپ اور امریکہ میں پھیلانے کے لئے بے تاب و بے قرار حضرت مسیح موعود کے سامنے ایک موقع پر تجویز پیش ہوئی بعض انگریزی خواں لوگوں کو یورپ میں دعوت الی اللہ کے لئے بھیجا جائے حضرت مسیح موعود نے اس تجویز کے جواب میں فرمایا کہ

''مجھ سے پوچھا گیا تھا کہ امریکہ اور یورپ میں تعلیم (دین) پھیلانے کے لئے کیا کرنا چاہئے کیا یہ مناسب ہے کہ بعض انگریزی خواں (-) میں سے یورپ اور امریکہ میں جائیں اور وعظ اور منادی کے ذریعہ سے مقاصد (دین) ان لوگوں پر ظاہر کریں لیکن میں عموماً اس کا جواب ہاں کے ساتھ کبھی نہیں دوں گا- میں ہرگز مناسب نہیں جانتا کہ ایسے لوگ جو (دینی) تعلیم سے پورے طور پر واقف نہیں اور اس کی اعلیٰ درجہ کی خوبیوں سے بکلی بے خبر اور نیز زمانہ حال کی نکتہ چینیوں کے جوابات پر کامل طور پر حاوی نہیں اور نہ ہی روح القدس سے تعلیم پانے والے ہیں' وہ ہماری طرف سے وکیل ہو کر جائیں''

(ازالہ اوہام- روحانی خزائن جلد 3 ص 517)

پھر مزید فرماتے ہیں کہ

''سو میری صلاح ہے کہ بجائے ان واعظوں کے عمدہ عمدہ تالیفیں ان ملکوں میں بھیجی جائیں- اگر قوم بدل و جان میری مدد میں مصروف ہو تو میں چاہتا ہوں کہ ایک تفسیر بھی تیار کر کے اور انگریزی میں ترجمہ کرا کران کے پاس بھیجی جائے- میں اس بات کو صاف صاف بیان کرنے سے رہ نہیں سکتا کہ یہ میرا کام ہے اور دوسرے سے ہرگز ایسا نہیں ہوگا جیسا مجھ سے یا جیسا اس سے جو میری شاخ ہے اور مجھ ہی میں داخل ہے''-

(ازالہ اوہام- روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 518)

حضرت مسیح موعود نوکری کی غرض سے انگریزی تعلیم حاصل کرنے کو پسند نہیں فرماتے تھے بلکہ انگریزی زبان کی تحصیل بغرض نوکری کو لا دینی کام سمجھتے تھے- اکتوبر میں جب چند احمدی دوست امرتسر میں ندوۃ العلماء کے سالانہ جلسہ میں شمولیت کے بعد قادیان دارالامان واپس آئے تو ان کے ساتھ چند غیر احمدی دوست بھی آ گئے اور حضرت مسیح موعود سے بات چیت شروع کر دی- دوران گفتگو کسی نے کہا کہ ندوہ والے چاہتے ہیں کہ بحث مباحثہ سے الگ تھلگ رہ کر پڑھ لکھ کر اور اعلیٰ انگریزی تعلیم حاصل کر کے اپنی اصلاح کی جائے- اس پر حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ

''اگر ندوہ والے چاہتے ہیں کہ لوگ پڑھ کر یعنی انگریزی تعلیم حاصل کر کے نوکر ہو جائیں اور ان کو ملازمت کے لئے آسانیاں ہوں تو یہ دین کا کام نہیں ہے یہ تو قوم کو غلام بنانے کی تدابیر ہیں''-

(ملفوظات جلد دوم صفحہ نمبر 343)

اسی طرح ایک اور موقع پر فرمایا کہ

''صرف انگریزی زبان میں کوئی کتنی ہی ترقی کر لے اور اس کا نتیجہ بجز دنیا کے سوا اور کچھ نہیں ہے یوں دیکھ لینا چاہئے کہ جو بچے ایسے ہیں کہ ان کے ماں باپ ہر دو انگریز ہیں' ان کا انگریزی میں کمال ان کو دین میں فائدہ دے سکتا ہے- کیونکہ یہ زبان وہ نہیں جس کے ساتھ فخر کیا جا سکے- معاش بے شک انسان پیدا کر سکتا ہے مگر معاش تو ایک مزدور بھی ویسا ہی پیدا کر لیتا ہے بلکہ وہ مزدور اچھا ہے کیونکہ اس کے ساتھ وساوس نہیں ہیں-'' (ملفوظات جلد چہارم صفحہ نمبر 276)

حضرت مسیح موعود مزید فرماتے ہیں کہ

''ہمارا منشاء یہ نہیں کہ انگریزی مت پڑھو- خود ہماری جماعت میں بہت انگریزی خواں ہیں اور بی-اے ایم-اے تک تعلیم یافتہ ہیں اور معزز سرکاری عہدوں پر ملازم ہیں لیکن ہمارا منشاء یہ ہے کہ اس سے نیک فائدہ اٹھاؤ اور اس کے برے فلسفہ سے بچو جو انسان کو دہریہ بنا دیتا ہے-''

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ نمبر 276)

انگریزی زبان کا برا فلسفہ کیا ہے؟ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ

''ہر شے میں ایک اثر ہوتا ہے- چونکہ انگریزی میں بہت سی کتابیں اس قسم کی ہیں جو دہریت یا دہریت کی طرف جھکے ہوئے خیالات اپنے اندر رکھتی ہیں- اس واسطے بغیر کسی زبردست رشد اور فضل الٰہی کے ہر ایک شخص اس سے کچھ نہ کچھ حصہ ضرور لے لیتا ہے-''

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ نمبر 276)

اللہ اللہ کیا کمال عرفان آپ نے پایا ہے' اتنی گہری نظر انگریزی فلسفے پر رکھی ہے کہ اس کے فوائد و نقصانات سب پر عیاں کر رہے ہیں- حضرت مسیح موعود نے اس زمانے کے بعض لوگوں کی طرح انگریزی زبان سے ناجائز مخاصمت روا نہیں رکھی بلکہ ہمیشہ مدلل اور جچے تلے انداز میں حقائق پر نظر رکھتے ہوئے اپنا موقف پیش کیا-

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ

''خوب یاد رکھو کہ اصل طریق ترقی کا یہی ہے- جب تک قوم اللہ تعالیٰ کے لئے قدم نہیں اٹھاتی اور اپنے دلوں کو پاک و صاف نہیں کرتی کبھی ممکن نہیں کہ یہ قوم ترقی کر سکے- یہ خیال محض غلط ہے کہ صرف انگریزی پڑھنے اور انگریزی لباس پہننے اور شراب پینے اور فسق و فجور میں مبتلا ہونے سے ترقی ہو سکتی ہے- یہ تو ہلاک کرنے کی راہ ہے- نوحؑ کے زمانہ میں جو قوم رہتی تھی کیا وہ معاش اور آسائش کے سامان نہ رکھتے تھے؟ کیا وہ انگریزی ہی پڑھے ہوئے تھے؟ اسی طرح لوط کے زمانہ میں بھی معاش کے ذریعے تھے- اسی طرح اس زمانہ میں بھی معاش کے بعض ذریعے ہیں جن میں سے ایک یہ زبان بھی ہے جو معاش کا ذریعہ سمجھی گئی ہے لیکن وہ زبان جو خدا تعالیٰ کی زبان ہے اسے اللہ تعالیٰ نے علم و معرفت کی کنجی بنایا ہے-''

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ نمبر 380)

''مؤلف حیات احمد'' بیان فرماتے ہیں کہ

''اس زبان سے آپ کو کبھی نفرت نہ تھی- اگر نفرت ہوتی تو آپ اپنی عمر کے اس حصہ میں جو پیرانہ سالی کا حصہ ہے جبکہ آپ کے اردگرد ہزاروں نہیں لاکھوں خدام ہیں اور جن میں ایک کثیر تعداد اعلیٰ درجہ کے انگریزی دانوں کی موجود ہے کیوں توجہ کرتے-''

(حیات احمد جلد اول صفحہ 220)

عربی زبان کی جامعیت

حضرت مسیح موعود انگریزی زبان سے نابلد ہونے کے باوجود انگریزی زبان کی اتنی سمجھ بوجھ ضرور رکھتے تھے کہ بعض مواقع پر انسان حیران رہ جاتا ہے- یقیناً یہ خدا کا فضل ہی تھا جس کی وجہ سے انتہائی دلچسپ نکات آپ کے ذہن میں وارد ہوتے تھے- ایسے ہی ایک دلچسپ واقعہ کا احوال' حضرت مفتی محمد صادق صاحب کی زبانی پڑھیئے اور لطف اٹھایئے- آپ فرماتے ہیں کہ

''ایک دفعہ ایک صاحب جو انگریزی زبان کے مداح تھے- اس مضمون پر حضرت مسیح موعود کے ساتھ گفتگو کر رہے تھے- اثنائے گفتگو میں انہوں نے کہا کہ انگریزی زبان میں ایک یہ خوبی ہے کہ اس کے تھوڑے الفاظ میں بہت مطالب ظاہر ہو سکتے ہیں- حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ یہ خوبی تو عربی میں ہے- حضرت مسیح موعود انگریزی نہ جانتے تھے مگر بے ساختہ آپ کی زبان سے نکلا- اچھا اس کی انگریزی کیا ہے- ''میرا پانی''- اس صاحب نے جواب دیا- ''مائی واٹر'' (My Water- ناقل) حضرت نے فرمایا- دیکھو عربی زبان میں صرف لفظ ''مائی'' سے وہ مطلب حاصل ہو جاتا ہے جو انگریزی میں واٹر کا لفظ زائد کرنے سے ہوتا ہے- اس سے ظاہر ہے کہ عربی مختصر ہے-''

(حیات احمد جلد نمبر 1 صفحہ 169)

کتنا سوئے

حضرت حاجی غلام احمد صاحب کے متعلق میاں عطاء اللہ صاحب بیان کرتے ہیں-

مرحوم باقاعدگی سے نماز تہجد پڑھتے تھے- شاید ہی کبھی نماز قضا ہوتی ہو- ایک دفعہ مرحوم موضع سلوہ میں دعوت الی اللہ کے لئے گئے اور اس عاجز کو بھی ساتھ لے گئے رات کے دو بجے تک گفتگو ہوتی رہی- ہم بستروں پر کوئی اڑھائی بجے لیٹے- کوئی تین سوا تین بجے کروٹ بدلتے وقت میری آنکھ کھلی تو دیکھا کہ حاجی صاحب تہجد پڑھ رہے تھے- پھر صبح کی نماز کے لئے بھی مرحوم سب سے پہلے جاگنے والوں میں سے تھے- نیز ضحیٰ اور اشراق کے نوافل بھی باقاعدگی سے ادا کرتے تھے-

(رفقاء احمد جلد 10 ص 125 از ملک صلاح الدین صاحب احمدیہ بک ڈپو- ربوہ طبع اول- 1961ء)

حامد کریم محمود صاحب مربی سلسلہ

پولینڈ۔ یورپ کے انتہائی دل میں واقع ملک

سرکاری نام :- ری پبلک آف پولینڈ
Republic of Poland

دارالحکومت:- وارسا Warszawa

طرز حکومت:- جمہوری

کرنسی:- زلوتی Zloty۔ پاکستانی پندرہ روپے کے برابر ایک زلوتی

زبان:- پولش

آبادی:- 39 ملین

بڑے شہر :- وارسا۔(1.6 ملین) Lodz (آٹھ لاکھ 40 ہزار) کراکو Krakow (ساڑھے سات لاکھ)

حدود اربعہ:- 3,12683 مربع کلومیٹر

مذہب:- کیتھولک عیسائی (90 فی صد)

اہم مصنوعات :- ایلومینیم، جہاز سازی، کیمیکل، خوراک تیاری کرنے کی انڈسٹری، مشینری، لوہا، کاریں، پٹرول کی مصنوعات، بحری جہاز سازی۔

قدرتی ذخائر :- کوئلہ، قدرتی گیس، سکہ، تیل، نمک، چاندی، سلفر، زنک۔

زراعت ولائیوسٹاک :- جو، گندم، آلو، چقندر، تمباکو، گائے بھیڑیں۔

محل وقوع :- جرمنی، چیک، سلواک ری پبلک، یوکرائن، بیلاروس، لتھوانیا، رشیا اور سمندر کے ذریعہ سویڈن کے ساتھ سرحد لگتی ہے۔ اور یہ Baltic Sea ہے۔

شرح خواندگی:- 99 فی صد

بین الاقوامی وابستگی:- یو این او، NATO

سرکاری تعطیل :- 3 مئی (آئین ڈے) 11 نومبر (یوم آزادی)

پولینڈ یورپ کے دل میں واقع ہے۔ مشرقی اور مغربی یورپ کو ملانے والی شاہراہوں پر واقع ہونے کی وجہ سے بہت اہمیت رکھتا ہے اسی طرح جنوب سے سکنڈے نیوین ملکوں کو ملاتا ہے اس کی جنوبی سرحد Baltic Sea کے ساتھ تین مشہور شہر آباد ہیں جن کے نام Gdansk, Gdynia اور Szczecin ہیں۔ اور شمال میں بہت خوبصورت Tatras کے پہاڑی سلسلہ کے ساتھ چیک اور سلواک ری پبلک کے ساتھ جاملتا ہے۔ اس کا مشرقی بارڈر دریائے Bug کے ذریعہ قدرتی طور پر بنا ہوا ہے جو بہت لمبا اور خوبصورت دریا ہے۔ جب کہ اس کا مغربی بارڈر دریائے Odra کے ساتھ جرمنی کو ملاتا ہے اور پولینڈ کا سب سے لمبا دریا Vistula ہے جس کی لمبائی 1047 کلومیٹر ہے جو ملک کے درمیان میں سے گزرتا ہے۔ وارسا کا شہر اس دریا کے دونوں کناروں پر بہت خوبصورتی سے واقع ہے اس طرح پولینڈ کے بعض بہت اہم تاریخی شہر جیسے Sandomiers, ،Ptock،Krakow Gdansa, Torun۔ اس دریا کے کناروں پر آباد ہیں۔

پولینڈ میں بعض پرانے تاریخی شہر Old Town کے نام سے اب تک موجود ہیں جن میں سے بعض آٹھ سو سال پرانے ہیں۔ جیسے وارسا کا Krakow Old Town کی ''پرانی مارکیٹ''۔

مذہب :- پولینڈ کی تاریخ ایک ہزار سال پر پھیلی ہوئی ہے اور اس دوران اس پر بہت اچھے اور برے وقت گزرتے رہے۔ 16 ویں صدی کی Jagiellonians بادشاہت بہت اہمیت کی حامل تھی جس دور میں بہت بڑے بڑے چرچ تعمیر ہوئے اور پولینڈ کے دیہاتی اور شہری علاقوں میں چرچ کی اپنی شناخت قائم ہوئی۔

پولینڈ کو مشرق اور مغرب کے سنگم پر آباد ہونے کی وجہ سے بہت فوائد بھی حاصل ہوئے اور اس کے ساتھ ساتھ جنگوں کے مواقع پر نقصان بھی اٹھانے پڑے۔ لیکن ہمسایہ ممالک کے ساتھ تجارت کے ذریعہ پولینڈ کو بہت ترقیات بھی ملیں اور تمام شہروں کی زندگی میں بہتری کے سامان پیدا ہوئے۔

محل وقوع:- پولینڈ کے ہمسایوں میں مشرقی جانب رشیا، لتھوانیا، بیلاروس اور یولرائن واقع ہیں اور اس کے شمال میں چیک ری پبلک اور سلواک ری پبلک آباد ہیں اور جرمنی اس کے مغرب میں ہے۔

پولینڈ یورپ کا اوسط درجہ کا ملک ہے جس کا رقبہ 312683 مربع کلومیٹر ہے جس وجہ سے پولینڈ یورپ کا رقبہ کے لحاظ سے نواں بڑا ملک ہے اور دنیا میں رقبہ کے لحاظ سے 66 ویں نمبر پر ہے۔ پولینڈ رقبہ کے لحاظ سے انگلستان اور اٹلی سے تھوڑا بڑا ہے اور یورپ کا 3 فی صد رقبہ اس میں واقع ہے۔

بنیادی طور پر پولینڈ ایک میدانی ملک ہے اور سطح سمندر سے 170 میٹر بلند ہے لیکن اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ پولینڈ میں پہاڑی نہیں ہے۔ اس میں بہت خوبصورت سلسلہ کوہ Tatras کا ہے اور ایک بہت خوبصورت شہر Zakopane پہاڑوں کے دامن میں آباد ہے جو کہ مقامی اور باہر سے آنے والے ٹورسٹ کے لئے بہت بڑا مرکز ہے۔ جس میں مقامی لوگوں کے ہاتھ سے بنائی ہوئی مصنوعات دیکھنے اور خریدنے سے تعلق رکھتی ہیں۔ اس کی سب سے بلند پہاڑی چوٹی ''Rysy'' کہلاتی ہے جو 2499 میٹر بلند ہے۔

اور اسی طرح Gdansk شہر کے قریب سطح سمندر سے نیچے زمین بھی موجود ہے جو کہ ملک کے جنوب میں واقع ہے۔

Zakopane کا خوبصورت پہاڑی علاقہ قدرتی خوبصورت مناظر سے پر ہے جس میں کیبل کار Cable Cars کی سہولیات موجود ہونے کی وجہ سے لوگوں کا ہجوم سردیوں اور گرمیوں میں برابر رہتا ہے۔ مناسب قیمت پر ہوٹل کی سہولت موجود ہے ملک کا جنوبی علاقہ Lake District جھیلوں پر مشتمل ہے۔ اس علاقے کو ''Mazoori'' کہتے ہیں جس میں بہت خوبصورت چھوٹی بڑی جھیلیں ہیں جس میں مچھلی کا شکار کرنے اور کشتیوں کے ذریعہ لطف اندوز ہونے کی پوری سہولیات میسر ہیں یہاں کی Smoke کی ہوئی مچھلی بہت مزیدار ہوتی ہے۔

موسم :- پولینڈ کا موسم درمیانہ ہے موسم بہار کا آغاز اپریل سے ہوتا ہے درختوں کے پتے سنہری براؤن ہو جاتے ہیں جو بہت خوبصورت سماں پیدا کرتے ہیں جب کہ پت جھڑ کا موسم اکتوبر اور نومبر میں ہوتا ہے۔ ملک کے مشرقی حصے میں سردیوں میں ٹمپریچر گر کے منفی 30,20 تک ہو جاتا ہے۔ اس صدی کا سرد ترین درجہ حرارت پولینڈ میں 34- تھا گرمیوں کا موسم چند سالوں سے خشک ہوتا جا رہا ہے اور گرم ترین دن میں 38 C ٹمپریچر ریکارڈ کیا گیا۔ سالانہ بارش کی اوسط 600 ملی میٹر ریکارڈ کی گئی ہے۔

وسائل:- پولینڈ کے قدرتی وسائل میں جنگلات کچی دھات، نمک کی کانیں، کوئلہ کی کانیں، گیس اور پٹرول شامل ہے Krakow کا شہر کے 12 کلومیٹر دور بہت بڑی نمک کی کان موجود ہے جس کا ایک حصہ ٹورسٹ کے لئے کھلا ہوتا ہے اور قریباً دو گھنٹوں میں گائیڈ کے ساتھ اس کی سیر کی جاسکتی ہے۔ اس کان میں ایک حصہ کو بعض بیماریوں کے علاج کے لئے استعمال کیا جاتا ہے اور لوگ وہاں جاکر آرام کرتے ہیں۔

تعلیم :- پولینڈ میں اعلیٰ تعلیم دینے کے لئے 110 تعلیمی ادارے قائم ہیں جس میں 4 لاکھ 95 ہزار طلبہ تعلیم حاصل کر سکتے ہیں جس میں سے تیسرا حصہ پورا وقت تعلیم حاصل کرنے میں صرف کر دیتے ہیں۔ عورتیں تعلیم حاصل کرنے میں مردوں سے پیچھے نہیں ہیں۔ نوجوانوں کی اکثریت، یونیورسٹی میں تعلیم حاصل کرتی ہے جن کی تعداد ایک لاکھ 60 ہزار اور ٹیکنیکل تعلیم میں 80 ہزار طلبہ تعلیم حاصل کرتے ہیں۔

آپ کو ہر تیسرا چوتھا آدمی یا عورت یونیورسٹی گریجویٹ ملے گا۔

طرز حکومت :- پولینڈ ایک جمہوری ری پبلک ہے اس کا سرکاری نام ری پبلک آف پولینڈ ہے جس کی بنیاد 16 ویں صدی میں رکھی گئی۔ ملک کی اعلیٰ طاقت پارلیمنٹ ہے جس کے دو چیمبرز ہیں ایک کو SJEM اور دوسرے کو سینٹ کہتے ہیں۔ اس کا انتخاب 4 سال کے لئے ووٹوں کے ذریعہ ہوتا ہے۔ SJEM کے 460 ممبرز ہوتے ہیں جب کہ سینٹ میں 100 ممبران ہوتے ہیں۔

پریذیڈنٹ جو ملک کا سربراہ ہوتا ہے اس کا عرصہ حکومت 5 سال ہے۔ صدر ملک کا اعلیٰ ترین نمائندہ ہوتا ہے۔ ملکی اور بیرون ملک معاملات میں اس کی ڈیوٹی ہوتی ہے کہ ملکی آئین پر عمل درآمد کروائے اور پارلیمنٹ کے الیکشن وقت پر کروائے۔ صدر ملک کی تمام افواج کا سربراہ ہوتا ہے۔ ملک میں دو سرکاری تعطیلات منائی جاتی ہیں۔ پہلی تعطیل 3 مئی جو کہ آئین مقرر کرنے کا دن ہے جو پہلی بار 1791ء میں مقرر کیا گیا اور یہ یورپ میں سب سے پہلی بار تھا اور پوری دنیا میں دوسرے نمبر پر۔ اور دوسری چھٹی 11 نومبر کو یوم آزادی کی منائی جاتی ہے۔

آبادی:- یورپین سٹینڈرڈ کے لحاظ سے پولینڈ کی آبادی درمیانی درجہ میں ہے۔ ایک مربع کلومیٹر میں 122 آدمی رہتے ہیں اس کی کل آبادی 39 ملین ہے اس وجہ سے یورپ کے ممالک میں آبادی کے لحاظ سے 7 ویں نمبر پر آتا ہے اور 25 نمبر پر پوری دنیا میں۔ قریباً 20 ملین پولش لوگ غیر ممالک میں رہتے ہیں جس میں امریکہ، رشیا، جرمنی، بیلاروس، لتھوانیا، یوکرائن اور یہودی علاقوں میں۔ دیہاتی آبادی 62 فی صد ہے۔ پولش آدمی اوسطاً 66.8 سال کی عمر پاتا ہے جب کہ ایک پولش خاتون 75 سال کی عمر اوسطاً پاتی ہے۔ 105 پولش عورتوں کے مقابل پر 100 پولش مرد ہیں۔

پولینڈ میں مختصر جماعتی تاریخ

1934-35ء میں پہلی بار مرکز قادیان سے حضرت مصلح موعود نے مکرم حاجی احمد خاں ایاز صاحب کو مربی پولینڈ اور ہنگری کے طور پر بھجوایا تھا آپ وہاں ایک سال کے قریب رہے اور اللہ کے فضل سے جماعت کا تعارف ان دونوں ملکوں میں وہاں کے اخبارات کے ذریعہ کافی ہوتا رہا پھر جنگ عظیم ثانی چھڑ جانے کی وجہ سے مربی صاحب کو واپس قادیان آنا پڑا۔

پھر بعد میں کچھ پولش احمدی ہوتے رہے لیکن باقاعدہ مشن نہ ہونے کی وجہ سے آپس میں رابطہ نہ رہا۔

یکم نومبر 1990ء سے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد پر خاکسار کو بیلجیئم سے پولینڈ جانے کا ارشاد ہوا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے دو ہفتوں میں جماعت کی باقاعدہ رجسٹریشن کروائی گئی۔ پہلے پونے دو سال کرائے کا فلیٹ لے کر کام کا آغاز کیا گیا۔ 1992ء میں حضور کی منظوری سے دارالحکومت

وارسا میں ایک خوبصورت علاقے میں 5 کنال رقبہ پر مشتمل ایک تین منزلہ بلڈنگ جس کے ساتھ باقی زمین پر پھلدار درختوں کا باغ ہے جماعت کو خریدنے کی توفیق ملی۔ وارسا شہر بہت بڑا ہے اور اس کی سرحدیں 20,15 کلومیٹر سے شروع ہوتی ہیں ہمارا مشن ہاؤس 5 کلومیٹر وارسا کے سنٹر میں ہے۔ پبلک ٹرانسپورٹ، سکول وغیرہ کی سہولتیں میسر ہیں۔

قرآن کریم پولش کا دوسرا ایڈیشن شائع کیا گیا ہے یہ قرآن کریم پولینڈ میں بہت مقبول ہے اور نہ صرف پورے پولینڈ میں بلکہ غیر ممالک میں بھی جہاں پولش آباد ہیں دکانداروں کے ذریعہ بھجوایا جاتا ہے۔ علاوہ ازیں اسلامی اصول کی فلاسفی، سیرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم، نماز کی کتاب، حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کے لیکچر سڈنی یونیورسٹی کا پر مشتمل پمفلٹ بھی ہیں۔ یعنی کتب اور تراجم ہیں۔

علاوہ ازیں TV اخبارات اور ریڈیو کے ذریعہ جماعت کا تعارف کروانے کے مواقع ملتے رہتے ہیں۔ پولینڈ کی جماعت پولش، پاکستانی اور عرب قومیتوں سے تعلق رکھنے والے لوگوں پر مشتمل ہے۔

پولینڈ کے مربیان:- سب سے پہلے مربی مکرم حاجی احمد خاں ایاز صاحب مرحوم اور 1990ء سے تاحال خاکسار حامد کریم محمود۔

آخر میں احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری جماعت میں برکت ڈالے۔

تعارف کتب

جذبات دل

نام کتاب : جذبات دل
شاعر : فضل الرحمٰن بسمل صاحب مرحوم
مرتب : انجینئر محمود مجیب اصغر
صفحات : 207

حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے مولد و مسکن بھیرہ کی سرزمین حضرت مسیح موعود کے جانثاروں کی زمین ہے۔ جہاں خلیفۃ المسیح الاول کے علاوہ حضرت مفتی محمد صادق صاحب اور حضرت حکیم فضل الدین صاحب بھیروی جیسے جانثار پیدا ہوئے۔ زیر تبصرہ کتاب جذبات دل جو کہ ایک شعری مجموعہ ہے اس کے شاعر کا تعلق بھی بھیرہ شہر سے ہے۔

مکرم میاں فضل الرحمٰن بسمل صاحب بی اے بی ٹی سابق امیر جماعت احمدیہ بھیرہ کے شعری مجموعہ کو ان کے فرزند مکرم انجینئر محمود مجیب اصغر صاحب نے مرتب کر کے شائع کیا ہے۔

جذبات دل کی شاعری کے موضوعات میں حمد باری تعالیٰ، مدح رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم اور جماعت احمدیہ کے حوالوں سے مختلف عنوانات پر نظمیں شامل ہیں۔ اور جماعت کے ساتھ محبت اور گہری وابستگی کا اظہار منظوم صورت میں کیا گیا ہے۔ اشعار میں سادگی، حقیقت اور سچائی کا پہلو نمایاں ہے، غزلوں کے علاوہ جماعتی شخصیات اور عزیزوں کی غمی و خوشی کے مواقع پر بھی شاعر نے نظمیں کہی ہیں وہ بھی شامل اشاعت ہیں۔ شاعر کے چند نمونے کے اشعار ھدیہ قارئین کئے جاتے ہیں:-

تری رحمت ہے جاری کل جہاں میں
مری بخشش کے ساماں آپ کر دے
میں جس پر چل کے تیرے پاس پہنچوں
عطا مجھ کو وہ سیدھی راہ کر دے

محمد رحمۃ للعالمین ہے
پیامی اس کا خود روح الامیں ہے
وہ ہفت افلاک سے آگے گیا ہے
رسائی اس کی تا عرش بریں ہے

جہاں کو چھوڑ دیں یک سو یہ زندگی کیا ہے
کسی کے کام نہ آئے تو زندگی کیا ہے
خدا کا حکم ہے مخلوق سے بھلائی کا
کیا یہ حکم نہ پورا تو بندگی کیا ہے

اللہ تعالیٰ شاعر کے جذبات دل کو قبول فرمائے اور ان کی نیک تمناؤں اور دعاؤں سے دوسروں کو بہرہ مند کرے۔ آمین۔ (ایم۔ایم طاہر)

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 34704 میں سیدہ میمونہ قریشی بنت شاہد احمد قریشی قوم قریشی پیشہ خانہ داری عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالرحمت وسطی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 15-11-2002 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1- طلائی زیورات وزنی 44 گرام 580 ملی گرام مالیتی -/25537 روپے۔ 2- نقرئی زیورات وزنی 111 گرام 100 ملی گرام مالیتی -/1047 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ سیدہ میمونہ قریشی بنت شاہد احمد قریشی دارالرحمت وسطی ربوہ گواہ شد نمبر 1 شاہد احمد قریشی والد موصیہ گواہ شد نمبر 2 محمد ارشد قریشی ولد محمد احسن قریشی دارالرحمت وسطی ربوہ

مسل نمبر 34705 میں عبدالقدوس خان ولد عبدالمنان خان قوم پٹھان آفریدی پیشہ زراعت عمر 33 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر آباد شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 25-9-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/75000 روپے سالانہ بصورت کاشتکاری مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد عبدالقدوس خان ولد عبدالمنان خان ناصر آباد شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 1 عبدالباسط خان برادر موصی گواہ شد نمبر 2 ساجد محمود بٹ وصیت نمبر 32616

مسل نمبر 34706 میں احمد ناصر شہزاد ولد چوہدری احمد یوسف قوم گجر پیشہ ہومیو ڈاکٹر عمر 29 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالفضل غربی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 18-10-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ کلینک مالیتی -/50000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت ڈاکٹری مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد احمد ناصر شہزاد ولد چوہدری احمد یوسف دارالفضل غربی ربوہ گواہ شد نمبر 1 ظفر اللہ ولد چوہدری محمد ابراہیم دارالفضل غربی ربوہ گواہ شد نمبر 2 رشید احمد پٹواری وصیت نمبر 29554

مسل نمبر 34707 میں وسیم احمد خان ولد صفدر خان قوم پٹھان پیشہ طالب علمی عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر ہوسٹل ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 5-11-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد وسیم احمد خان ولد صفدر خان ناصر ہوسٹل ربوہ گواہ شد نمبر 1 مرزا طاہر احمد وصیت نمبر 27102 گواہ شد نمبر 2 خلیل احمد تنویر وصیت نمبر 23648

اغراض و مقاصد

حضرت مصلح موعود نے تحریک وقف جدید کے جاری کرنے کے موقعہ پر فرمایا کہ

"اب میں ایک نئے قسم کے وقف کی تحریک کرتا ہوں۔ میں نے اس سے قبل ایک خطبہ جمعہ (9 جولائی 1957ء) میں بھی اس کا ذکر کیا تھا...... میری اس وقت سے غرض یہ ہے کہ پشاور سے لے کر کراچی تک ہمارے معلمین کا جال پھیلا دیا جائے۔ اور تمام جگہوں پر تھوڑے تھوڑے فاصلہ پر یعنی دس دس پندرہ پندرہ میل پر ہمارا معلم ہو...... پس میں جماعت کے دوستوں سے کہتا ہوں کہ وہ جتنی قربانی کر سکیں اس سلسلہ میں کریں۔ اور اپنے نام اس سکیم کے لئے پیش کریں۔ اگر ہمیں ہزاروں معلم مل جائیں تو پشاور سے کراچی تک کے علاقہ کو ہم دینی تعلیم کے لحاظ سے سنبھال سکتے ہیں۔ اور ہر سال دس دس بیس بیس ہزار اشخاص کی تعلیم و تربیت ہم کر سکیں...... ممکن ہے بعض واقفین افریقہ سے لئے جائیں۔"

(الفضل 16 فروری 1958ء)

(ناظم ارشاد وقف جدید ربوہ)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب شادی

مکرمہ سعدیہ مسعود صاحبہ بنت مکرم مسعود احمد طاہر صاحب طاہر فوٹو گرافرز یادگار روڈ ربوہ کی تقریب شادی ہمراہ مکرم کامران احمد صاحب مقیم کینبرا آسٹریلیا ابن مکرم شیخ طاہر احمد نصیر صاحب نائب ناظم تعلیم انصاراللہ ضلع کراچی مورخہ 8 فروری 2003ء کو PECHS محمد علی سوسائٹی کراچی میں سرانجام پائی۔ رخصتی کے موقعہ پر مکرم طارق محمود ظفر صاحب مربی ضلع حیدرآباد نے دعا کروائی۔ اگلے روز 9 فروری 2003 کو دستگیر کراچی میں مکرم شیخ طاہر احمد نصیر صاحب نے دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا۔ اس موقعہ پر مکرم محمد محمود طاہر صاحب اسسٹنٹ ایڈیٹر الفضل نے دعا کروائی۔ قبل ازیں مورخہ 13 نومبر 2001ء کو محترم مولانا دوست محمد شاہد صاحب مورخ احمدیت نے بیت المبارک ربوہ میں اس نکاح کا اعلان بعوض چھ ہزار آسٹریلین ڈالرز پر کیا تھا۔ مکرم کامران احمد صاحب مکرم شیخ محمد لطیف صاحب ابن حضرت شیخ صاحب دین صاحب ڈھینگرہ ہاؤس گوجرانوالہ رفیق حضرت مسیح موعود کے پوتے ہیں۔ جبکہ مکرمہ سعدیہ مسعود صاحبہ مکرم چوہدری سلطان احمد طاہر صاحب مرحوم آف کراچی کی پوتی اور مکرم ڈاکٹر احمد غلام محمد صاحب مرحوم ابن حضرت مولانا صوفی غلام محمد صاحب مربی ماریشس کی نواسی ہیں۔ احباب جماعت سے اس رشتہ کے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔

نکاح

مکرم محمود احمد خورشید صاحب ناصر آباد شرقی سے تحریر کرتے ہیں کہ میرے چھوٹے بھائی مکرم مبشر احمد صاحب مقیم جرمنی ابن مکرم عبدالمنان صاحب (آئسکریم والے) کے نکاح کا اعلان ہمراہ مکرمہ ربیعہ خان صاحبہ بنت مکرم میجر (ر) زبیر خلیل خان صاحب جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ جرمنی مورخہ 8 مارچ 2003ء کو بعد نماز عصر بیت المبارک ربوہ میں محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر امور خارجہ و صدر انصاراللہ پاکستان نے بعوض دس ہزار یورو پر کیا۔ مکرم مبشر احمد صاحب مکرم عبدالسلام صاحب مربی ضلع بہاولپور کے بھائی ہیں۔ احباب جماعت سے اس رشتہ کے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔

جامعہ احمدیہ جونیئر سیکشن کی

پہلی سالانہ کھیلیں

جامعہ احمدیہ جونیئر سیکشن کی پہلی سالانہ کھیلیں مورخہ 17 تا 19 مارچ 2003ء تک منعقد ہوئیں۔ ان کھیلوں کا افتتاح 17 مارچ کو مکرم مولانا محمد سعید انصاری صاحب نے کیا۔ کھیلوں کی تیاری سال بھر جاری رہی۔ طلبہ کو امانت' دیانت اور شجاعت گروپس میں تقسیم کیا گیا۔ اجتماعی مقابلوں میں فٹ بال' والی بال' بیڈمنٹن' ٹیبل ٹینس' میرو ڈبہ' رسہ کشی اور باڑی شامل تھے۔ انفرادی مقابلوں میں دو ڑ سو میٹر' سولہ سو میٹر' تین ٹانگ دوڑ' سلو سائیکلنگ' لمبی چھلانگ' اونچی چھلانگ' ہاپ سٹیپ اینڈ جمپ' ثابت قدمی' مشاہدہ معائنہ' روک دوڑ' 20 کلومیٹر کراس کنٹری دوڑ' 42 کلومیٹر سائیکل ریس اور دس کلومیٹر پیدل چلنے کے مقابلے ہوئے۔ اس کے علاوہ کارکنان اور اساتذہ اور مہمانوں کے درمیان دلچسپ مقابلہ رسہ کشی' والی بال اور میوزیکل چیئر بھی رکھا گیا۔ مورخہ 19 مارچ کو دن بارہ بجے اختتامی تقریب منعقد ہوئی جس کے مہمان خصوصی محترم چوہدری حمیداللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید تھے۔ تلاوت نظم کے بعد مکرم اسداللہ غالب نے رپورٹ پیش کی جس کے بعد اعزاز پانے والوں میں مہمان خصوصی نے انعامات تقسیم کئے۔ اور بعد میں طلبہ کو اپنی قیمتی نصائح سے نوازتے ہوئے فرمایا کہ قیادت کیلئے تعلق باللہ اور علمی وسعت کے بعد جسمانی صحت کی برتری کو اللہ تعالیٰ نے اصول قرار دیا ہے۔ اس لئے آپ کو اپنی جسمانی صحت کا بھی خیال رکھنا ہے۔ دعا سے پہلے مکرم راجہ منیر احمد خان صاحب وائس پرنسپل جامعہ احمدیہ جونیئر سیکشن نے مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔ دعا کے بعد جملہ شرکاء کی خدمت میں ریفریشمنٹ پیش کی گئی۔

درخواست دعا

مکرم چوہدری معراج الحق صاحب سائٹ انجینئر توسیع جامعہ احمدیہ کو ایک عرصہ سے انجائنا کی تکلیف ہے اب ڈاکٹروں نے بائی پاس تجویز کیا

مکرم وقار احمد طاہر مورانی نوکوٹ کی والدہ منصورہ نثار صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر نثار احمد مورانی (مرحوم) صدر لجنہ اماء اللہ حلقہ و مقامی نوکوٹ چند روز سے جگر کے کینسر میں مبتلا ہیں

مکرم سمیع اللہ صاحب ابن مکرم محمد امجد صاحب ساکن میرپور خاص سندھ کچھ عرصہ سے جگر کی تکلیف میں مبتلا ہیں

احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

بغداد پر امریکی بموں کی بارش امریکی صدر جارج بش کے حکم پر عراقی دارالحکومت بغداد پر جنگی طیاروں اور کروز میزائلوں سے بموں کی بارش کر دی گئی۔ متعدد شہری ہلاک ہو گئے۔ امریکی جنگی طیاروں نے عراقی سیٹلائٹ۔ ٹی وی چینل' ریڈیو سٹیشن اور شہری تنصیبات پر حملے کئے۔ ان کا ہدف صدر صدام حسین تھے۔ بحیرہ روم' بحیرہ احمر اور خلیج میں کھڑے جنگی طیاروں سے میزائل پھینکے گئے۔ کویتی صحرا میں عراقی سکڈ میزائل گرنے سے کویت میں سائرن بجا دیئے گئے۔ لوگوں نے ممکنہ جراثیمی حملہ کے خدشے کے پیش نظر گیس ماسک پہن لئے عراق پر ابتدائی حملوں میں تین سو سے زائد میزائل اور دو ہزار پونڈ وزنی بم برسائے گئے۔ امریکی واتحادی فوج اور عراقی توپخانے میں شدید فائرنگ کا تبادلہ ہوا۔

جنگ کے خلاف غم و غصہ دنیا بھر میں عراق پر امریکی حملے کے خلاف غم و غصے کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ کئی ملکوں میں مظاہرے ہوئے۔ جنگ شروع ہوتے ہی امریکہ' اٹلی' آسٹریلیا' انڈونیشیا' کینیڈا' جاپان' ملائیشیا اور تھائی لینڈ میں لاکھوں افراد سڑکوں پر نکل آئے۔ جرمنی میں ایک ہی روز سینکڑوں مظاہرے ہوئے۔ واشنگٹن میں جلوس کے شرکاء نے وائٹ ہاؤس کے سامنے سڑکوں پر دھرنا دیا۔ سرکاری عمارتوں کا گھیراؤ کیا گیا۔ متعدد افراد گرفتار کر لئے گئے۔ ملبورن میں کفن پوش مظاہرین پرائم منسٹر آفس کے باہر سڑک پر لیٹ گئے۔ ٹورانٹو میں لوگوں نے موم بتیاں اٹھا رکھی تھیں۔ منیلا میں مظاہرین نے برتن کھٹکھٹائے۔ دہلی میں صدر بش کا پتلا نذر آتش کیا گیا۔

امریکی صدر بش اور عراقی صدر کے بیانات

امریکی صدر بش نے کہا ہے کہ جنگ شروع ہو چکی ہے جو طویل اور مشکل ہو سکتی ہے صدام کے خطرے کو ختم کر دیا جائے گا۔ عراقی صدر معصوم بچوں اور عورتوں کو انسانی ڈھال کے طور پر استعمال کر رہے ہیں۔ عراقی صدر نے حملہ کے بعد قوم سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ عراق پر امریکی حملہ شرمناک جرم ہے۔ آخری دم تک لڑیں گے۔ وطن کی خاطر جہاد کر رہے ہیں۔ فتح ہماری ہوگی۔

حملے کی مذمت دنیا کے بیشتر ممالک نے امریکی حملہ کو دہشت گردی اور بین الاقوامی قانون کی پامالی قرار دیتے ہوئے شدید مذمت کی ہے۔ جرمنی نے کہا ہے کہ وسیع پیمانے پر تباہی والے ہتھیار استعمال نہ کئے جائیں۔ ملائیشیا نے کہا ہے کہ اقوام متحدہ کا کوئی وجود نہیں رہا۔ نیوزی لینڈ اور ایران نے حملہ کو ناجائز اور بلا جواز قرار دیا ہے۔ چین نے کہا ہے کہ امریکہ نے اقوام متحدہ کے چارٹر کی خلاف ورزی کی ہے۔ فرانس نے کہا ہے کہ جنگ جلد از جلد ختم ہونی چاہئے۔ ناروے' سویڈن' ڈنمارک اور ترکی نے افسوس کا اظہار کیا ہے۔ جاپان' پرتگال' فلپائن اور جنوبی کوریا نے کہا ہے کہ ہم امریکہ کے ساتھ ہیں۔

فرانس میں امریکی سفارتخانہ بند فرانس میں عراق پر حملے کے خلاف احتجاجی مظاہرہ کے پیش نظر امریکی سفارتخانہ عوام کیلئے بند کر دیا گیا ہے۔ فرانسیسی پولیس نے امریکی سفارتخانہ کے باہر سخت حفاظتی اقدامات کئے ہیں۔

جنوبی کوریا کی فوج الرٹ شمالی کوریا کی طرف سے حملہ کے پیش نظر جنوبی کوریا کی فوج ہائی الرٹ کر دی گئی ہے۔ جنوبی کوریا کے صدر کے ترجمان نے کہا کہ فوج کو عراق پر امریکی حملے کے بعد الرٹ کیا گیا ہے۔ شمالی کوریا بھی ہمارے ساتھ عراق جیسا سلوک کر سکتا ہے۔

بھارت میں مذہبی تہواروں پر جھگڑے

بھارت میں ہندوؤں کے مذہبی تہوار ہولی کے موقع پر لڑائی جھگڑوں میں کم از کم 30۔افراد اور بیسیوں زخمی ہو گئے۔ گورکھ پور میں 2۔افراد کو چھریاں اور علی گڑھ میں ایک ہی خاندان کے 3۔افراد کو گولیاں مار دی گئیں۔ لکھنؤ میں 3' اورائی میں 5 اور الہ آباد میں 2 ہلاک ہوئے۔

کویت کے امریکی اڈے پر حملہ عراق نے کویت میں موجود اتحادی فوجوں پر سکڈ میزائلوں سے حملے شروع کر دیئے ہیں کویت میں حملہ کے بعد ''گیس الرٹ'' جاری کر دیا گیا۔ عراق کے 6 میں سے 2 سکڈ میزائل پیٹریاٹ نے تباہ کر دیئے۔ کویت میں ہنگامی حالت کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ بازار اور مارکیٹیں بند کر دی گئی ہیں۔ عراقی گولہ باری سے کویت میں ایندھن کے ذخائر کو آگ لگ گئی۔

عرب ملکوں کی باری عرب لیگ کے ڈپٹی چیف سعید کمال نے عرب ممالک کو خبردار کیا ہے کہ آج جو ممالک امریکہ کو عراق پر حملے کیلئے سہولتیں مہیا کر رہے ہیں عراق کی جنگ کے بعد ان کی باری آئے گی۔ عراق کے اندرونی معاملات میں مداخلت کا امریکہ کو کس نے اختیار دیا ہے۔

بازیافتہ طلائی بالی

کسی صاحب نے ایک عدد بازیافتہ طلائی بالی دفتر صدر عمومی میں جمع کروائی ہے جس کی ہو نشانی بتا کر حاصل کر لیں۔ (صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

ضرورت باورچی

جماعتی ضرورت کے تحت کراچی میں ایک باورچی /خانساماں کی ضرورت ہے۔ تعلیم کم از کم مڈل پاس ہو۔ خواہشمند احباب اپنے امیر/صدر صاحب کی تصدیق کے ساتھ درخواست 31 مارچ 2003ء تک نظامت جائیداد صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں بھجوائیں۔ عمر 25 سال سے کم اور 50 سال سے زائد نہ ہو۔

(ناظم جائیداد صدر انجمن احمدیہ)

ملکی خبریں

ملکی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ میں طلوع وغروب

ہفتہ	22 مارچ	زوال آفتاب	12-16
ہفتہ	22 مارچ	غروب آفتاب	6-23
اتوار	23 مارچ	طلوع فجر	5-45
اتوار	23 مارچ	طلوع آفتاب	6-07

جنگ سے تباہی کے سوا کچھ نہیں ملے گا

پاکستان نے کہا ہے کہ سلامتی کونسل عالمی امن کیلئے آخری امید کی حیثیت رکھتی ہے۔ سلامتی کونسل کو چاہئے کہ عالمی مساوات کیلئے کشمیر اور فلسطین سمیت اپنی تمام قراردادوں پر عمل کرائے۔ ان ممالک کے لوگ 50 سال سے زیادہ عرصہ سے آزادی کی جدوجہد کر رہے ہیں اور زندگی سے ہاتھ دھو رہے ہیں عراقی صورتحال پر سلامتی کونسل کے وزارتی اجلاس میں خطاب کرتے ہوئے پاکستان کے مستقل نمائندے منیر اکرم نے کہا کہ پاکستان اس بات پر یقین رکھتا ہے کہ عراق کے سلسلے میں سفارتی کوششوں کا وقت کبھی ختم نہیں ہوسکتا۔ جنگ شروع ہونے کے باوجود سلامتی کونسل کا فرض ہے کہ وہ امن بحال کرنے کا فرض پورا کرے۔ جھگڑا ختم کرائے عراقی اور اس خطے کے دیگر لوگوں کو مشکلات سے نجات دلائے۔ کیونکہ جنگ سے تباہی کے سوا کچھ نہیں ملے گا۔

مختلف شہروں میں عوام سڑکوں پر نکل آئے

عراق پر امریکی حملے کے خلاف لاہور پشاور اور دیگر شہروں میں زبردست احتجاجی مظاہرے کئے گئے امریکی جارحیت کے خلاف مظاہرین نے نعرے لگائے اور ہاتھوں میں بینرز اٹھا رکھے تھے جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے مقررین نے کہا کہ سب سے بڑا دہشت گرد امریکہ ہے جتنی دہشت گردی امریکہ اور برطانیہ نے دنیا میں مچا رکھی ہے اس کی کہیں مثال نہیں ملتی۔

بین الاقوامی رائے عامہ کو نظر انداز کرتے ہوئے حملہ کیا گیا

پاکستان نے امریکہ اور اس کے اتحادیوں کی طرف سے عراق پر حملے کی مخالفت کرتے ہوئے افسوس کا اظہار کیا ہے کہ بین الاقوامی رائے عامہ کو نظر انداز کرتے ہوئے حملہ کیا گیا ہے۔ وزیر خارجہ خورشید قصوری اور وزیر اطلاعات شیخ رشید احمد نے اخباری کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان جنگ کا مخالف ہے عراق پر جنگ مسلط نہیں کی جانی چاہئے تھی۔ پاکستان اس جنگ میں امریکہ کی مدد نہیں کر رہا۔ اس جنگ کے نتیجے میں عراقی عوام مشکلات کا شکار ہونگے عام شہری مارے جائیں گے۔ حکومت پاکستان عراقی عوام کی انسانی ہمدردی کی بنیاد پر مدد کرنے کیلئے تیار ہے اس سلسلے میں پروگرام تیار کیا جائے گا پاکستان نے امن وامان کے قیام، سفارتی عملے کے تحفظ کے تمام انتظامات مکمل کر رکھے ہیں۔ عیسائی پاکستانی شہری ہیں ان کا اسی طرح تحفظ کیا جائے گا جس طرح دوسرے پاکستانیوں کا کیا جاتا ہے۔ عراق کے بحران کے بارے میں پاکستانیوں کے جذبات ایک ہیں۔

پاکستانیوں کی کویت سے واپسی

کویت سے آنے والے پاکستانیوں نے کہا ہے کہ کویت میں عراق کی جانب سے حیاتیاتی حملے کے خوف کی وجہ سے غیر ملکی افراد کی بڑی تعداد کویت چھوڑ رہی ہے اور 8 سے 10 ہزار غیر ملکی ائرپورٹ پر ڈیرہ ڈالے ہوئے ہیں جن میں پاکستان، بھارت، سری لنکا، بنگلہ دیش، چین اور فلپائن کے باشندے شامل ہیں۔

شارجہ کپ کیلئے پاکستانی کرکٹ ٹیم کا اعلان

پاکستان کرکٹ بورڈ نے شارجہ کپ کرکٹ ٹورنامنٹ کیلئے سولہ رکنی ٹیم کا اعلان کر دیا ہے۔ کپتان راشد لطیف، نائب کپتان یوسف یوحنا، توفیق عمر، محمد حفیظ، نوید لطیف، یونس خان، مصباح الحق، فیصل اقبال، سلیم الٰہی، شعیب ملک، دانش کنیریا، عمر گل، محمد زاہد، محمد سمیع، رانا نوید اور عبدالرزاق ٹیم میں شامل ہیں، پی سی بی سلیکشن کمیٹی کے چیئرمین عامر سہیل نے ایک پریس کانفرنس میں ٹیم کا اعلان کرتے ہوئے بتایا کہ وقار یونس اور وسیم اکرم کو ڈراپ کیا گیا ہے جبکہ ثقلین مشتاق، شعیب اختر، سعید انور اور انضمام الحق کو آرام کرنے کا موقع فراہم کیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ راشد لطیف کو ان کی مرضی کی ٹیم دی گئی ہے ہم تین چار سیریز کیلئے کھلاڑیوں کو آزمائیں گے۔ امید ہے جاوید میانداد کی زیر نگرانی اچھے نتائج ملیں گے۔

انڈیا آسٹریلیا کے ساتھ ورلڈ کپ فائنل کھیلے گا

انڈیا نے سیمی فائنل میں کینیا کو 91 رنز سے شکست دے کر 23 مارچ کو ہونے والے فائنل میں کھیلنے کا اعزاز حاصل کرلیا۔ بھارت نے کینیا کو 271 رنز کا ٹارگٹ دیا اس کے جواب میں کینیا کی پوری ٹیم 47ویں اوور میں 179 رنز بنا کر آؤٹ ہو گئی۔ بھارت کی طرف سے کپتان گنگولی نے سنچری سکور کی۔

مزید ایک سال کھیل سکتا ہوں۔ راشد لطیف

پاکستان کرکٹ ٹیم کے 34 سالہ نئے کپتان راشد لطیف نے کہا ہے کہ وہ مزید ایک سال تک کرکٹ جاری رکھ سکتے ہیں۔ کپتانی کو ایک چیلنج سمجھ کر قبول کیا تاکہ پاکستان کی ایک مضبوط ٹیم تشکیل دی جا سکے۔ پرانے کھلاڑیوں کو نکالنا ایک مشکل فیصلہ تھا لیکن وقت آگیا ہے کہ نیا خون شامل کیا جائے۔

افغانستان کی تعمیر نو کیلئے پاکستانی امداد

پاکستان افغانستان کی تعمیر نو کے سلسلے میں کابل جلال آباد کی سڑک کی تعمیر اور تعلیم وصحت کے منصوبوں پر 10 کروڑ ڈالر کی امداد دے گا۔

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل 29